خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 25 مئی 1995ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5454

جلد 45-80 نمبر 115 جمعرات 25 ذوالحجہ 1415ھ 25 ہجرت 1374ھش 25 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے

حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (-) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ توبہ حقیقت میں ایک ایسی شئے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل غرض انسان کی پیدائش کی یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور ان باتوں سے جو گناہ کہلاتے ہیں بچتا رہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ گناہوں اور بدیوں سے بچے۔ لیکن ان کے دور کرنے کا کیا طریق ہے؟ یاد رکھو کہ ہر گناہ اور بدی نری اپنی کوشش سے دور نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو۔ پس اس کے واسطے ضرورت ہے کہ گناہوں کے ترک کرنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ تدبیر کے لئے چاہئے کہ گناہوں کو یاد رکھے کہ فلاں فلاں بات گناہ کی ہے اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ رات دن ان بدیوں کو دور کرنے کی فکر میں لگے رہو۔ اور ان اسباب پر غور کرو جو ان بدیوں کا باعث ہوتے ہیں۔ اگر ان بدیوں کا موجب بدصحبت ہے تو اس صحبت کو چھوڑ دو اور اگر خُلق بد اس کا باعث ہے تو اس خُلق کو چھوڑ دو۔ ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اور اسے چھوڑ نہیں سکتا جب تک کہ اس سبب کو نہ چھوڑے۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ بعض وقت انسان ان اسباب اور وجوہ کو چھوڑنا چاہتا ہے لیکن وہ عاجز ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنا چاہتا ہے مگر اس کے چھوڑنے میں قادر نہیں ہو سکتا۔ ایسی صورت میں دعا سے کام لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگے تا وہ اسے اس گناہ کی زندگی سے رہائی دے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۵)

کوئی گناہ یا کمزوری قرب الٰہی سے روک نہیں سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ)

تم یہ مت خیال کرو۔ کہ تم میں کمزوریاں ہیں۔ اور تم بہت سے گناہوں سے نہیں بچ سکتے۔ جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں۔ جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں سے گزرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے

باقی صفحہ ۷ پر

مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عطیات برائے مریضان

فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

لہٰذا مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

موصیان کرام

○ رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ ایسے موصیان جن کے ایڈریس تبدیل ہوئے ہیں

○ ایسی جائیداد جس کا حصہ جائیداد مکمل ادا کر دیا گیا ہو اور اس جائیداد سے آپ کو آمد ہو رہی ہے تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سپرنٹنڈنٹ دار الحمد C.M.H لاہور میں داخل ہیں۔ طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور یرقان بھی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ کرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت چوہدری محمد صدیق صاحب صدر جماعت احمدیہ ۷۵/۲۲ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ کا اپنڈیکس کا آپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں تین دفعہ ہو چکا ہے۔ مریضہ کی صحت علیل اور کمزور ہو چکی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نصر اللہ خان صاحب بھٹی آف ہالینڈ کی اہلیہ صاحبہ بوجہ پتہ میں پتھری ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

25- ہجرت ۱۳۷۴ ہش   25 - مئی ۱۹۹۵ء

قطع تعلق نہ کیا جائے

جھگڑے کے امکان کو تو روکا نہیں جا سکتا کسی ہی بات پر جھگڑا کھڑا ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات کسی کی انا زخمی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات کسی کے حقوق غصب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ باتیں ایسی ہیں جو خفگی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ جھگڑے کو بڑھا دینے کا باعث بنتی ہیں اور جب جھگڑا بڑھتا ہے تو آپس کے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے پر بعض دفعہ الزام لگاتے ہیں کہ میری بات تو ٹھیک تھی۔ دوسری طرف سے ایسا رویہ اختیار کیا گیا کہ تعلقات ختم کرنے پڑے اور پھر بعض اوقات تعلقات ختم کرنے کو بہتر سمجھا جاتا ہے۔ چلو چھٹی ہوئی۔ اس شخص کے ساتھ میل جول رکھنا ہی نقصان کا باعث ہے۔ اس سے بات کرنا اپنے آپ کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے۔ اور اس طرح دونوں جھگڑا کرنے والے ایک دوسرے سے پرے ہٹتے چلے جاتے ہیں اور اپنے دل میں خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ ہم نے اپنا ایک دوست کھو دیا ہے۔ اپنا ایک بازو توڑ دیا ہے۔ آخر کہتے ہیں انسان انسان کلدارو ہوتا ہے۔ انسان ہی انسانوں کی مدد کرتے ہیں وہ ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ اور اگر ان میں سے کسی کے ساتھ بگاڑ پیدا کر لیا جائے اور تعلقات منقطع کر لئے جائیں تو یہ بات کسی طرح بھی معاشرے کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ چاہئے یہ کہ اگر ایک شخص قطع تعلق کرنے پر تلا ہوا ہے تو اس کو اپنے قریب لایا جائے۔ اور انسانی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ شاذ ہی ایسے مواقع ہوں گے کہ آپ جھکیں اور دوسرا نہ مانے۔ آپ صلح کے لئے ہاتھ بڑھائیں اور دوسری طرف سے اس کا جواب بھی نہ دیا جائے۔ ورنہ عام طور پر تو یہی ہوتا ہے کہ ایک طرف جھکتی ہے تو دوسری طرف بھی جھکنے کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ بلکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ چھوڑیئے۔ اس بات کو میں مانتا ہوں میرا ہی قصور تھا تو دوسری طرف سے اصرار ہونے لگتا ہے کہ نہیں صاحب قصور تو میرا تھا۔ قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھنے کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم کرے۔ اور اکثر معاشرے کی خرابیوں میں جب تحقیق کی جاتی ہے تو کہتے ہیں اس نے تعلق توڑا۔ اس نے کاٹا ہے۔ وہ ذمہ دار ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ٹھیک ہے تم نے نہیں توڑا۔ جس نے توڑا ہے اس سے تعلق رکھو گے تو پھر تم میرے نزدیک صاحب فضیلت ہو۔ جو تعلق قائم رکھتا ہے اس سے تعلق قائم رکھنا کون سی فضیلت ہے۔ تعلق کے جواب میں تو تعلق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ غیر بھی اگر آپ سے پیار کا اظہار کرے تو آپ کو فوری طور پر اس سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے"۔

کیا تم کو خبر ہے کہ مرے دل کو ہے غم کیا
در پردہ مرے حال یہ ہوتے ہیں ستم کیا
وہ مجھ سے ہم آہنگ ہوئے اور نہ ہوں گے
رہ جائیگا اس طرح بھلا میرا بھرم کیا

ابوالاقبال

ٮ

میرے دل میں اک جذبہ ہے جس کا نام ہے طُور
مجھ کو بے ہوشی کی بھی ہر حالت ہے منظور

تجھ جیسا بننا تو میرے بس کی بات نہیں
تیری خاطر اپنے آپ سے مَیں رہتا ہوں دُور

یوں تو روز صلیبوں پر چڑھ جاتے ہیں عُشاق
جس کو بننا ہوتا ہے بنتا ہے وہی منصور

میرے ہر اک گام پہ جل اٹھتا ہے ایک چراغ
کچھ لوگوں کا سارا رستہ رہتا ہے بے نُور

ایکا ایکی بن جائے گی کیسے دنیا ایک
کچھ آقا کے روپ میں ہیں کچھ محنت کش مزدور

کون بجھاتا پھرتا ہے گلیوں کی ہر قندیل
کون جلاتا پھرتا ہے ہر دل میں ایک تنوّر

اب بھی ہر آنگن میں پتھر گرتے رہتے ہیں
اب بھی ہر اک بیری کو لگ جاتا ہے بور

اس کی خاطر سب کچھ تج کر سب کچھ پایا میں نے
اپنے گھر میں آ بیٹھا ہوں میں ہو کر مغرور

میرے گھر پر دستک دے کر لوٹ گئے ہیں لوگ
اور نسیم سمجھتا تھا میں شہر میں ہوں مشہور

نسیم سیفی

توبہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم اور رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ایک دعا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے جو اسی سورۃ کا ایک اور مضمون بھی ہمیں سمجھا رہی ہے۔ سورہ یوسف کے آغاز میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہم بیان کرنے لگے ہیں یہ احسن القصص ہے۔ اتنا حسین واقعہ ہے کہ ایسا دلچسپ واقعہ ‘اس سے زیادہ پیارا اور دلکش قصہ تم نے کبھی نہیں سنا ہو گا‘ نہ سن سکتے ہو کیونکہ یہ احسن القصص ہے۔ اب (کلام الٰہی) میں انبیاء کے بہت سے قصص بیان ہوئے ہیں اور ایک سے ایک بڑھ کر بڑے دلچسپ واقعات بیان ہوئے ہیں لیکن صرف سورہ یوسف کو احسن القصص کہا گیا ہے۔ میں اس پر غور کرتا رہا تو میرے دل نے یہ گواہی دی یہ دعا جو حضرت یوسف نے کی ہے کہ یہ حسن کی انتہا ہے۔ اتنی حسین دعا ہے اور حضرت یوسف کے حسن کا ایسا عجیب منظر پیش کرتی ہے کہ انسانی دنیا میں آپ کو ایسی مثالیں دکھائی نہیں دیں گی۔ آپ کو زلیخا نے جب ابتلا میں ڈالا اور دعوت دی اور اپنے ساتھ اس شہر کی یا اس قصبے کی دوسری خوبصورت عورتوں کو بھی شامل کر لیا کہ اگر یہ اکیلا میرے سے پوری طرح قابو نہیں آسکتا تو ہو سکتا ہے ہم سب مل کر اس پر اپنا جادو چلائیں تو یہ اس جادو کے اثر کے تابع ہماری بات مان جائے۔ یہ سکیم تھی جس کا (کلام الٰہی) میں ذکر ہے۔ اس پر حضرت یوسف یہ دعا کرتے ہیں: (-) یہ مجھے لذتوں کی طرف اور عیش و عشرت کی طرف بلا رہے ہیں۔ اے خدا میں زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں قید ہو جاؤں اور قید خانے میں زندگی بسر کروں۔ مجھے یہ آزادی پسند نہیں ہے جو لذتوں کی آزادی ہے مگر تیری رضا کی آزادی نہیں ہے۔

کتنی عظیم الشان دعا ہے۔ وہ یہ بھی دعا کر سکتا تھا کہ اے خدا! مجھے بچا لے لیکن دوسری طرف قید خانے کو دیکھا۔ اس مضمون کو ذہن میں رکھا اور یہ دعا کی کہ اے خدا! مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے۔ اب دیکھیں دعا اور قبولیت میں کیسے لطیف رشتے ہیں میں پہلے یہ سمجھ نہیں سکتا تھا کہ حضرت یوسف بیچارے کو اللہ تعالیٰ نے اتنی لمبی قید میں کیوں مبتلا کر دیا۔ اپنی منہ مانگی دعا ہے جو ان کے سامنے آئی۔

پس جہاں ایک طرف یہ دعاؤں میں احتیاط بتانے والا مضمون ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے (-) سکھایا کہ اپنے لئے مشکل دعا مانگا ہی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں مشکل میں ڈالے بغیر بھی معاملے حل کر سکتا ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ کیوں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتے ہو آپ نے یہ کہہ کر (-) پر بڑا احسان فرمایا لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ میرے بندے جب بعض دعائیں مانگتے ہیں تو میں ان کے دل کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرتا ہوں۔ اس دعا نے اور اس کی قبولیت نے مل کر اس معاملے کو اتنا حسین بنا دیا ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے ایسا عجیب واقعہ کبھی دنیا میں پیش نہیں آیا کہ وہ خدا جو اپنے بندے سے اتنا پیار کرتا ہے اور پھر ایسے پاک باز بندے سے یعنی یوسف جیسے بندے سے ‘اس کی دعا بھی سنتا ہے اور اس کو بچا بھی لیتا ہے اور پھر قید خانے میں ڈال دیتا ہے۔ تو قید خانے میں کیوں ڈال دیا؟

میرے نزدیک اس لئے کہ حضرت یوسف کے دل کی سچائی ثابت ہو اور عام دعا کرنے والوں سے الگ اور ممتاز کر کے آپ کو دکھایا جائے ورنہ دعا کرنے والے بڑی بڑی دعائیں کر جاتے ہیں اور باتوں باتوں میں اپنی جان فدا کرتے رہتے ہیں لیکن جب ابتلاء کا وقت آتا ہے تو جانیں لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے اور مجھے کئی خط بھی آتے ہیں کہ جی آپ کہیں تو مال جان سب کچھ حاضر اور چھوٹا سا ابتلاء اولاد کی طرف سے آ جائے یا قضاء کے فیصلے کی طرف سے آ جائے تو نہ جان حاضر ہوتی ہے‘ نہ مال حاضر ہوتا ہے‘ وہی لوگ باتیں بنانی شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ (امام) ہے؟ اس میں تو انصاف ہی کوئی نہیں تو خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ منہ کی اکثر باتیں جھوٹی اور بے معنی ہوا کرتی ہیں۔ خدا کے حضور سجدوں میں لوگ بڑی بڑی پیاری دعائیں کرتے ہیں۔ روتے ہوئے بھی کرتے ہیں کہ اے خدا! یہ ہو جائے تو ہم سب کچھ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں مگر جب مشکل پڑتی ہے تو اس وقت وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں (کلام الٰہی) نے اس مضمون کو ایک اور جگہ یوں بیان فرمایا کہ تم لوگ تو قتال مانگا کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ اے خدا! ہمیں جہاد کے وہ میدان دکھا جہاں ہم اپنی قربانیاں پیش کریں اور اب وہ آگیا ہے تو تم کھڑے دیکھ رہے ہو۔ تمہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کریں تو دعا سے کوئی چیز مانگنا اور بات ہے اور جب وہ ابتلاء سامنے آکھڑا ہو تو اس میں پڑنا اور حوصلے کے ساتھ ‘صبر کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کرنا اور بات ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس حسین قصے میں جو سب سے زیادہ حسین ہے ہمیں یہ بتایا کہ یوسف نے دعا مانگی اور ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا تو محض اس کو تکلیف دینے کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کو بتانے کے لئے اور ہمیشہ کے لئے‘ بتانے کے لئے کہ وہ دعا میں انتہائی سچا اور مخلص تھا۔ واقعتہً اس کو قید خانہ اور اس کی صعوبتیں دکھائی دے رہی تھیں اور وہ ان کی پناہ مانگ رہا تھا کہ اے خدا! اس عیش کی زندگی سے مجھے وہاں ڈال دے چنانچہ پھر انہوں نے اسے خوشی سے قبول کیا‘ وہاں رہے‘ وہاں تبلیغیں کرتے رہے‘ وہاں خدا کی یاد میں مزے کی زندگی گزاری اور ایک ذرہ بھی دل میں شکوہ پیدا نہیں ہوا کہ مجھ معصوم کو جو آج ساری دنیا میں سب سے زیادہ معصوم انسان ہے بے جرم کیوں مارا جا رہا ہے اور پھر آخر پر جب آپ کو وہاں سے نجات ملتی ہے تو پھر اس وقت بہت ہی عجیب حیرت انگیز انکسار کا اظہار کرتے ہیں۔ پیغامبر کو کہتے ہیں پہلے اپنے آقا‘ بادشاہ سے کہو کہ وہ جو عورتیں تھیں جنہوں نے الزام لگایا تھا ان کا حال تو پوچھو۔ کیا حال ہے ان کا۔ اب کیا کہتی ہیں؟ اور مجھے نکالو تو معصوم حالت میں نکالو۔

دیکھیں کتنا عجیب دلچسپ اور گہرا مضمون ہے فرمایا۔ میں الزام کی حالت میں قید ہوا ہوں۔ میں الزام کی حالت میں کیسے باہر آجاؤں۔ یہ الزام تو مجھے پسند نہیں ہے۔ اس کی خاطر تو ساری تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ اس لئے میں جب تک معصوم ہو کر نہیں نکالا جاتا مجھے ابھی بھی آزادی نہیں چاہئے حالانکہ بادشاہ مہربان ہو چکا ہے۔ اور پھر جب بادشاہ نے ان سے پتہ کروایا تو انہوں نے کہا وہ بالکل معصوم ہے۔ فرشتہ ہے۔ اس کا کوئی قصور نہیں۔ ہم نے شرارت کی تھی۔ ہم نے فتنہ پیدا کیا تھا۔ اس کے بعد وہ یہ کہتے ہیں میں اپنے نفس کو اب بھی بری نہیں کرتا۔ (-) کہ انسان کا نفس تو گناہوں کی تعلیم دینے والا ہے۔ اللہ ہی کا فضل تھا جو میں بچ گیا ہوں۔

پس دیکھیں کہ (کلام الٰہی کی) دعائیں جو گہرے مضامین سمیٹے ہوئے ہیں جب آپ ان میں غوطہ مارتے ہیں۔ ان میں اتر کر ان دعاؤں کو اور ان کی مقبولیت کے حالات کو دیکھتے ہیں تو کیسے کیسے حسین دلکش نظارے ان پردوں کے پیچھے دکھائی دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ پردوں کے پیچھے اور پردے ہوتے ہیں۔ آپ اور بیچ میں داخل ہوتے چلے جائیں۔ اپنے نفس پر ان مضامین کو وارد کرتے رہیں تو آپ کو اور زیادہ لطیف اور دلکش نظارے ان کے پیچھے سے دکھائی دیتے چلے جائیں گے۔

پھر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری دعا جو اس سے ملتی جلتی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ وہ یہ بیان فرمائی گئی (جب ابراہیم نے دعا کرتے ہوئے کہا تھا کہ اے میرے رب اس شہر (یعنی مکہ) کو امن والی (جگہ) بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودان باطلہ کی پرستش کریں) یہ جو دعا ہے یہ اس دعا سے ملتی جلتی لیکن اس سے مختلف ہے جو سورہ بقرہ کی ۱۲۵ اور آگے پیچھے کی آیات میں درج تھی۔ وہاں بھی یہ ذکر ہے کہ (جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس جگہ کو پر امن شہر بنا دے) سرسری نظر سے پڑھیں تو ایک ہی دعا لگتی ہے دونوں جگہ اس شہر کے امن کی دعا مانگی گئی ہے اس کے امین ہونے کی دعا مانگی گئی ہے لیکن حقیقت میں جو پہلی دعا تھی اس میں شہر کے لئے دعا نہیں مانگی تھی‘ جگہ کے لئے دعا مانگی تھی کیونکہ وہاں یہ دعا ہے (-) یہ جگہ چٹیل میدان جہاں کچھ بھی نہیں ہے اسے ایک رہتے بستے شہر میں تبدیل فرما دے۔ پس یہ دعا جو اب کی گئی ہے اس میں یہ نہیں فرمایا کہ اس جگہ کو امن کی جگہ بنا دے بلکہ فرمایا ہے (-) کہ اے خدا تو نے میری دعاؤں کو سن لیا اور اس جگہ کو شہر بنا چکا ہے۔ اب یہاں باقاعدہ آبادی ہے۔ اب میں اس شہر کے لئے تجھ سے امن کی دعا مانگتا ہوں۔

اس کے بعد اس دعا میں بعض ایسی باتوں کا ذکر ہے جو در اصل پہلی دعا کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہیں اور ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو خطاب فرمایا اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی دعا میں ترمیم کی گئی ہے۔ پہلی دعا آپ کو یاد دلانے کے لئے پڑھتا ہوں۔ وہ یہ تھی (-) جب ابراہیم نے خدا سے یہ عرض کیا کہ اے خدا! اس جگہ کو تو ایک شہر میں تبدیل فرما جو امن کا شہر ہو اور اس میں بسنے والوں کو تو ہر قسم کے رزق عطا فرما۔ ہر قسم کے پھل عطا فرما (-) یعنی ان سب کو جو اللہ پر ایمان لے آئیں اور آخرت پر ایمان لے آئیں۔ (-) فرمایا۔ اے ابراہیم! میں تیری دعا کو اس سے زیادہ قبول کرتا ہوں جتنا تو مانگ رہا ہے جو ان میں سے ایمان نہیں بھی لائے میں دنیا کی زندگی میں ان کو بھی فائدہ پہنچاؤں گا۔ ہاں آخرت میں ان کو میں عذاب دوں گا۔

یہ جو آخرت کے عذاب کا جواب تھا اس نے حضرت ابراہیم کو بڑا ڈرا دیا ہے اور اگلی دعا میں پھر آپ نے ترمیم کر لی ہے۔ اس ترمیم کی طرف میں آپ کو لے کر جاؤں گا تو پھر آپ سمجھیں گے کہ اس دعا میں اور اس دعا میں کیوں فرق ہے؟ اور کیسے پیارے انداز میں پھر آپ نے وہ ترمیم کر کے دعا کی ہے۔ کہتے ہیں (-) پتہ لگ گیا ہے کہ کوئی ظالم ضرور پیدا ہوں گے۔ کچھ مشرک پیدا ہوں گے۔ شہر توحید کی خاطر بنایا گیا لیکن یہیں شرک کرنے والے بھی داخل ہو جائیں گے تو یہ دعا کی اے خدا! مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچائے رکھ کہ ہم کبھی بھی بتوں کی پرستش کریں۔ (-) کہ ان بتوں اور جھوٹے خداؤں نے تیرے اکثر بندوں کو گمراہ کر دیا۔ (-) جو ان میں سے میری پیروی کرے گا وہ میرا ہو گا اور جو میرا ہو گا وہ موحد ہی رہے گا۔ اس لئے میروں پر تو تو ناراض ہو گا ہی نہیں۔ کس طرح ان کا امن بچا لیا۔ پہلے خدا نے اس دعا کے نتیجے میں ایک استثناء کیا تھا اور کہا تھا کہ میں ان کے ساتھ دنیا میں تو حسن سلوک کرتا رہوں گا لیکن آخرت میں ان کو پکڑوں گا۔ اس کے بعد یہ کہا کہ جو میرا ہو گا اس کو تو تو لازماً سزا نہیں دے گا کیونکہ مجھ سے تو اتنا پیار کرتا ہے اور مجھ سے تو ایسا حسن سلوک. فرماتا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو میرا ہو اس کے ساتھ بھی تو کسی قسم کا غضب کا معاملہ

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ماسٹر عبد الرحمان صاحب سابق مہر سنگھ

حضرت ماسٹر عبد الرحمان (سابق مہر سنگھ صاحب) بیان فرماتے ہیں:-

ابتدائی زمانہ میں قادیان میں نہ کوئی ہسپتال تھا نہ سیونگ بینک ڈاک خانے کا- اکثر لوگ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے پاس اپنا روپیہ امانت جمع کروایا کرتے تھے- ایک مرتبہ ایک مہمان نے کہا کہ میں نے چار بجے شام کی گاڑی پر وطن کو جانا ہے- میرا روپیہ دے دیں- مجھے معلوم تھا کہ اس وقت آپ کے گھر میں روپیہ موجود نہیں- کیونکہ اکثر میں ہی (گھر کے کام کاج کرتا) اور سودا لایا کرتا تھا- بلکہ برسات میں کوٹھے پر مٹی بھی ڈالا کرتا تھا- حضرت مولوی صاحب نے اپنی صدری کی جیب میں سے دو روپے نکال کر مجھے دیئے اور فرمایا کہ فلاں بیوہ کے گھر دے آؤ- چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی- پھر آپ کے مطب میں آکر بیٹھ گیا- بارہ بجے کے قریب ایک غیر معروف سا شخص آیا اس نے ۱۸۳ روپے چاندی کے مولوی صاحب کے سامنے رکھ دیئے- ہم نہیں جانتے تھے کہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے- وہ روپیہ ڈال کر چلتا ہوا- حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ وہ مہمان جو روپیہ مانگتا تھا- کہاں ہے- میں نے عرض کی کہ مہمان خانہ میں ہے- فرمایا کہ جاؤ اسے بلا لاؤ- چنانچہ میں اسے بلا لایا- حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی یہ اپنا روپیہ لے لو- اس پر مہمان نے معذرت کی کہ آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی- آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اللہ تعالیٰ سے سودا کیا تھا- کہ دو روپے کسی مستحق بیوہ کو دیئے- اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں یہ روپیہ ارسال کر دیا ہے-

ایک دفعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو روپیہ کی ضرورت درپیش تھی- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے آپ نے دو صد یا کم و بیش روپیہ منگوایا کچھ دنوں کے بعد اتنا روپیہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں واپس کرنے کے لئے پیش کر دیا- اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب کیا ہمارا اور آپ کا روپیہ الگ الگ ہے- اور ہم دو تو نہیں ہیں آپ کا روپیہ ہمارا اور ہمارا روپیہ آپ کا ہے- حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ نے تو روپیہ نہیں لیا گو ہم نے کسی اور رنگ میں دے دیا-

محترم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ لکھتے ہیں-

جب میں ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء میں غیر از جماعت ہونے کی حالت میں قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل تھا تو اس وقت حضرت ماسٹر صاحب (ماسٹر عبد الرحمان مہر سنگھ) سکول کے سٹاف میں تھے اور مجھے ان کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا-

بخلاف آج کل کے عام استادوں کے جو صرف سطحی طور پر اپنا وقت گزار کر چل دیتے ہیں یا بچوں کو ایسی غیر ضروری باتوں میں مشغول رکھتے ہیں جنہیں سکول اکٹویٹیز کا نام دیا جاتا ہے اور جو رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے دوری کا باعث بن جاتی ہیں- حضرت ماسٹر صاحب (وفات یافتہ) نہایت سنجیدگی اور محنت سے پڑھاتے تھے- بلکہ فالتو وقت میں بھی بچوں کو سمجھاتے رہتے تھے- یہاں تک کہ آپ کو اپنے جانے اور کھانے کا بھی خیال نہ رہتا تھا- اگر کسی جگہ سے گزرتے وقت بھی ان سے کوئی سوال پوچھا جاتا تو وہیں ٹھہر جاتے اور جب تک سائل کی تسلی نہ ہو جاتی آگے نہ جاتے-

آج کل سکولوں اور کالجوں میں بچوں کی اصلاح کی پرواہ نہیں کی جاتی اور عام طور پر کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارا کام نہیں لیکن حضرت ماسٹر صاحب (وفات یافتہ) ایسے درد اور انہماک سے بچوں کی اصلاح فرماتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض ظاہر ہونے لگتی تھی-

غرضیکہ بچوں کی صحیح تعلیم تربیت اور اصلاح کا بے حد جوش ان کے اندر موجود تھا- یہی وہ جوش تھا جس نے ان سے دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی بہت سے کارہائے نمایاں سر انجام دلوائے ان کے لباس اور عادات کی سادگی بلند اور پاکیزہ خیالی اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں انہماک نیز اسی طرح بعض دوسرے بزرگان سلسلہ کے نیک خصائل ہی تھے جنہوں نے اس وقت مجھے اور بعض دوسرے لوگوں کو آخر کار جماعت احمدیہ میں داخل کر دیا-

حکیم محمد سعید صاحب مربی سری نگر حضرت ماسٹر صاحب کے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں-

میں ۱۹۳۳ء میں ایک بزرگ کے ہاں قادیان میں رہتا تھا- ساتھ کے مکان میں ماسٹر صاحب کی دوسری اہلیہ کشمیری تھیں رہتی تھیں- ماسٹر صاحب سے واقفیت ہوئی- انہوں نے میرے حالات سنے اور مجھے پڑھانا منظور کر لیا- اور اپنے گھر پر ہی میرے قیام کا انتظام کر لیا- آپ مدرسے سے واپس تشریف لاتے تو دو گھنٹہ متواتر مجھے پڑھاتے تاکہ میری کمی پوری ہو جائے ایک دفعہ جو مجھے سوال نہ آیا تو آپ نے مجھے خوب مارا- اور پھر ایک دن اس گھر تشریف نہ لائے- ایسے مشفق کی جدائی مجھ پر سخت شاق گزری- میں اگلے روز دوسرے گھر کی طرف ان کے پاس جا رہا تھا کہ آپ آتے ہوئے مل گئے- آپ نے سمجھا کہ میں شائد اس سزا کی وجہ سے گھر سے بھاگ چلا ہوں- اس لئے فوراً فرمایا سعید میں نے محض تمہاری ہمدردی سے تمہیں سزا دی تھی- اگر اس وجہ سے ناراض ہو کر تعلیم ترک کر رہے ہو تو مجھے معاف کر دو- آپ کے ان کلمات کو سنتے ہی مرغ بسمل کی طرح تڑپتا ہوا ان کے قدموں میں جا پڑا اور ان سے معافی مانگی- اس دن سے میں ان کا اور وہ میرے ہو گئے-

میں سات سال آپ کے ہاں رہا- آپ نے مجھے بیٹوں جیسا عزیز رکھا اور مشفق باپ کی طرح دل و جان سے میری خدمت کی- سوائے اس کے کہ جب آپ بڑھاپا محسوس کرنے لگے تو اس گھر کا سودا سلف لانے کا کام میرے ذمہ لگا دیا گیا اور کوئی کام مجھ سے نہیں لیتے تھے آپ کی حد درجہ شفقت کے باعث طلباء مجھے کہتے کہ تم ماسٹر صاحب کے بیٹے ہو- بعض کہتے تھے کہ اہلیہ اول کے بیٹے بڑے ہو کر چونکہ قادیان سے باہر تعلیم اور ملازمت کے لئے جا چکے ہیں اس لئے آپ نے مجھے بیٹا بنا لیا ہے- آپ فجر سے پہلے اٹھتے- پہلے ورزش کرتے اور فرماتے تھے کہ جزائر انڈمان میں ایک بار مجھے ملیریا ہو گیا تو ایک انگریز نے مجھے بتایا کہ خالی پیٹ ورزش کرنے سے کوئی بیماری نہیں ہوتی- اب میں ساٹھ سال کا ہو گیا ہوں اس وقت تک کبھی ملیریا وغیرہ نہیں ہوا- اسی طرح حکیم صاحب بتاتے ہیں کہ:-

"آپ مجھے بزرگوں کا اعزاز و اکرام کرنے کی تاکید فرماتے مجھے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب، میر محمد اسحاق صاحب، مفتی محمد صادق صاحب، سید ولی اللہ شاہ صاحب، ملک مولا بخش صاحب (صدر بلدیہ) خانصاحب مولوی فرزند علی خان صاحب سے استفادہ کی تاکید فرماتے اور فرماتے کہ اگر ان کے کہنے پر کنوئیں سے پانی لا کر ہی پلا دو تو عین خوش بختی ہوگی- ان کے جوتے سیدھا کیا کرو- اس سے بھی برکت حاصل ہو کر علم کے لئے ذہن کھلتا ہے اور تم داعی الی اللہ بن جاؤ گے-

بہت سے بزرگوں سے آپ نے خود میرا تعارف کروایا- ایک دفعہ آپ مجھے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے پاس لے گئے اور میرا ان سے تعارف کروایا- مجھ سے ان کو کلام الٰہی سنوایا- اس طرح قادیان کے اکثر بزرگوں سے میری واقفیت ہو گئی- اور وہ مجھے بے تکلفی سے خدمت کا موقعہ عطا کرتے- میں نے دیکھا کہ ایک بار آپ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے بیت الدعا کے لئے وقت لینے کے واسطے عرض کرنے گئے- حضرت ممدوح کے احترام کے باعث گویا ماسٹر صاحب تھر تھر کانپتے تھے- ایک بار مجھے فرمایا کہ درثمین شاہی درباروں میں سنائی جائے گی- اور جب صاحبزادگان کا نام آئے گا تو بادشاہ بھی تعظیماً سروقد کھڑے ہو جائیں گے- اس وقت اگر کوئی ان صاحبزادگان کو دیکھنے والا موجود ہوگا تو اسے بھی خوش قسمت سمجھ کر دیکھنے آئیں گے- غرض آپ اپنے حال و قال سے تربیت فرماتے-

---

بقیہ صفحہ ۳

فرمائے- رہا ان لوگوں کا معاملہ جو میرے خلاف ہوں گے، جو گنہگار ہوں گے، جن کے متعلق تو نے کہا ہے کہ میں انہیں عذاب الیم میں مبتلا کروں گا- حضرت ابراہیم بے حد رحم کرنے والے تھے- بڑے نرم دل تھے اور (کلام الٰہی) میں اس کا ذکر فرمایا گیا ہے تو وہاں بھی دل نہیں چاہتا کہ ان سے سختی کا سلوک ہو تو کہتے ہیں کہ (-) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو میرے نافرمان ہیں مجھے تو اتنا پتہ ہے کہ تو بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے- بس یہ کہہ کر بات چھوڑ دی- تو چاہے تو سزا دے سکتا ہے اور میری پہلی دعا کے جواب میں تو نے مجھے بتا دیا ہے کہ ایسے بدنصیبوں کو بالآخر سزا ملے گی تو میں اب نئی ترمیم شدہ دعا یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو میرا ہے وہ تو امن میں آ ہی گیا اور جو میرا نہیں رہے گا میں اس کے لئے بھی صرف یہ کہتا ہوں کہ اس کو نہ دیکھنا- اپنی ذات کو دیکھنا- وہ گنہگار ہے لیکن تو غفور رحیم ہے-

دعا کا کتنا پیارا انداز ہے اور دعا کا کتنا دردناک انداز ہے- اگر اس کے گہرے درد کو سمجھ کر اسی درد میں ڈوب کر آپ دعائیں کریں تو دیکھیں آپ کی دعاؤں کو کیسے کیسے پھل لگتے ہیں-

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۲۴۳ تا ۲۴۹)

دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی- مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ- رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے- مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے- اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں- اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانے پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے- اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے- کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے- اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو- سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو- کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو- اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو- اور کسی پر تکبر نہ کرو- گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو- غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ- تا قبول کئے جاؤ-

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

میرے جیسے لوگ تو اب مہنگائی کے زمانے میں گائے بھی نہیں خرید سکتے۔ ایک دفعہ گائے خریدی تھی لیکن یہ بات ۱۹۲۵ء کے قریب کی ہے۔ اس وقت قادیان کے قریب کے گاؤں کھارا سے گائے خرید کر لائے تھے۔ اچھی خاصی پلی ہوئی گائے اور اس کی قیمت جو ادا کی تھی وہ صرف ۱۹ روپے تھی۔ ہو سکتا ہے آپ گائے تو کیا۔ ہاتھی بھی خرید سکتے ہوں۔ آخر دنیا میں معاشی اختلافات جو پائے جاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ کم استطاعت رکھتے ہیں اور کچھ زیادہ۔

میں نے ہاتھی کی یہ بات اس لئے شروع کی ہے کہ زمباوے نے گذشتہ دنوں کہا تھا۔ کہ ہاتھی خریدنے والے لوگ ۲۸۔ اپریل تک درخواستیں بھجوائیں۔ بات یہ ہے کہ ایک طرف تو دنیا بھر میں یہ شکایت کی جا رہی ہے کہ جنگلوں اور جنگلی جانوروں میں کمی آ رہی ہے جنگل کاٹے جا رہے ہیں۔ اور جنگلی جانوروں کا شکار کیا جا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے ماحولیاتی توازن بگڑنے لگا ہے۔ لیکن افریقہ میں معاملہ بالکل مختلف ہے۔ وہاں جنگل بھی بڑھ رہے ہیں اور جنگلی جانور بھی۔ زمباوے میں ہاتھیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ہوانگے نیشنل پارک میں اتنی زیادہ ہے۔ بیس ہزار کی تعداد ہے اور اگر اس تعداد کو کم نہ کیا گیا تو ان میں سے اکثر و بیشتر بھوک اور پیاس سے مر جائیں گے۔ بارش بھی کم ہوتی ہے۔ قحط سالی کے دن آ جاتے ہیں۔ اسی لئے ان ہاتھیوں کو زندگی گذارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے تو ہاتھیوں کو مار بھی دیا جاتا تھا۔ اور وہ کم ہو جاتے تھے۔ لیکن ۱۹۹۰ء سے ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ۵% اضافہ تو یقینی ہے اور وہ اس لئے کہ اب ہاتھیوں کا مارنا بند کر دیا گیا ہے۔ یہ تجویز بھی سامنے آئی ہے کہ ہاتھیوں کو دوسرے پارکوں میں تبدیل کر دیا جائے۔ کچھ ہاتھی زیمبیا لے جائے۔ کم از کم دو ہزار۔ اور کچھ ایک ایک ہزار کر کے دوسری پارکوں میں۔ اسی طرح موزمبیق بھی کچھ ہاتھی لے جائے۔ لیکن ہاتھیوں کے لے جانے میں صرف لے جانے کے سلسلے میں مرضی اور ارادہ ہی شامل نہیں۔ ان میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے جس رقم کی ضرورت ہے۔ وہ زمباوے کی حکومت کے پاس ہے نہیں اس لئے جہاں کہیں بھی ہاتھی ہیں وہیں رہ رہے ہیں۔ دوسری جگہ پہنچانے کے لئے جس رقم کی ضرورت ہے وہ اب ہاتھی خریدنے والوں سے حاصل کرنے کی تجویز ہے۔ اسی لئے زمباوے کی حکومت نے تاریخ مقرر کر دی تھی کہ اس تاریخ تک درخواستیں مل جانی چاہئیں۔

حکومت کا یہ خیال تھا کہ جو رقم ان ہاتھیوں کی فروخت سے ملے گی وہ تنخواہوں اور گاڑیاں خریدنے پر خرچ کی جائے گی۔ یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ ۲۸۔ اپریل تک ہاتھیوں کے کاروباری لوگوں نے کتنی درخواستیں بھجوائیں۔ اور اس تجویز کے ماتحت کتنے ہاتھی فروخت ہو گئے اور ان سے کتنی رقم دستیاب ہوئی۔ اور باقی ہاتھیوں کو کس کس طرح اور کہاں کہاں بھجوایا جائے گا۔ لیکن نئی بات تو یہ سامنے آئی کہ ساری دنیا میں. س بات کا شکوہ کیا جا رہا ہے وہ زمباوے میں موجود نہیں۔ یعنی جنگلوں کا کاٹا جانا اور جنگلی جانوروں کا کم ہونا۔ یہاں جنگل بھی بڑھ رہے ہیں اور جنگلی جانور بھی اور حکومت کے لئے جنگلی جانوروں کا سنبھالنا درد سر بنا ہوا ہے۔ مختلف طریقوں سے انہیں کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن مار کر نہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا کر اور کاروباری لوگوں کے پاس انہیں بیچ کر۔ خدا کرے کہ زمباوے کی یہ مشکل حل ہو جائے۔

امن و امان کی دعا

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے ماہنامہ "الحق" مولانا سمیع الحق صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔

اس کے مارچ ۱۹۹۵ء کے شمارے میں نقش آغاز میں عبدالقیوم حقانی کہتے ہیں۔

"چنانچہ کفر کی طاغوتی طاقتیں اپنے مشن میں کامیاب ہوئیں۔ باطل اور ظلم و تشدد اور کفر کی یلغار کے خلاف اٹھنے والے ہاتھوں نے اپنے بزرگوں اور اپنے ہی مسلمانوں کے گریبان پھاڑ ڈالے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ملک میں فتنہ بازی اور فرقہ واریت کا عفریت کیسے کیسے علماء قائدین مبلغین، مجاہدین اور نونہالان ملت کو نگل گیا۔ ایک حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانے میں تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح نازل ہوں گے جس طرح بارش کے قطرے گرتے ہیں۔ آج وہ نبوی پیش گوئی حرف بہ حرف پورا ہوتے نظر آ رہی ہے۔

اور اب امت ایک بھٹکے ہوئے مسافر کی طرح ایک خطرناک چوراہے پر آ کھڑی ہے۔ جس کے چاروں طرف آگ ہی آگ ہے۔ اور اسے کوئی مستقل پناہ میسر نہیں۔ آگ بجھانے کی تدبیریں ایک ایک کر کے آزمائی گئیں۔ مگر آگ ہے کہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور بدقسمتی سے جن کی ذمہ داری تھی کہ وہ خود کو بھی آگ سے بچالیں اور اپنے پیروکاروں کو بھی بلکہ آگے بڑھ کر آگ کو بجھائیں۔ مگر بدقسمتی کہ انہی ذمہ داران قوم و ملت سے دانستہ یا نادانستہ طور پر جلتی پر تیل چھڑکانے کا کردار ادا کرایا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں ضرورت تھی کہ بہی خواہاں امت زعمائے قوم، اور غم گساران ملت امت کو ایک ایسا لائحہ عمل دیں کہ پھر سے ساری امت متحد اور منظم ہو کر پوری بیدار مغزی کے ساتھ ان تمام فتنوں، سازشوں، اور عالمی دہشت گردی کا مقابلہ کرے جو براہ راست دین کے اصولوں پر حملہ آور ہیں جو امت اسلامیہ کے وجود کو جلا کر خاکستر بنا دینا چاہتے ہیں جو ملک کی نظریاتی اساس کے لئے مہلک اور اس کے وجود کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے کے درپے ہیں۔"

(الفضل)

ہر وہ شخص جو دنیا بھر میں امن و امان کے قیام کے لئے خدائے بزرگ و برتر سے دعائیں کرتا ہے وہ کسی مذہب کے امتیاز کے بغیر سب لوگوں کے لئے دعا میں مشغول رہتا ہے۔ کوئی سکھ ہو، عیسائی ہو، پارسی ہو، مسلمان ہو، یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ اسے کسی تمیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب وہ یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو امن عطا کرے تو اس میں وہ ہر مذہب کو شامل کرتا ہے۔ ہمیں یہ عبارت پڑھ کر تکلیف ہوئی اور ہمارے دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو بغیر کسی مذہبی امتیاز کے امن و امان عطا کرے۔ ہم سب لوگ ہمارا مذہب چاہے کچھ ہی ہو خدا تعالیٰ کے آستانے پر سر بسجود رہیں۔ اور امن و امان کی زندگی بسر کریں۔ اس دنیا کو ہم جنت کا نمونہ بنا سکیں۔ اس میں اگر ہم کسی مذہب کی تخصیص کریں تو یقیناً ہماری دعا ساری دنیا کے لئے نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کے حضور ساری دنیا کے لئے دست بدعا ہیں کہ انسانیت امن کی زندگی بسر کرے۔ خدا کرے کہ ہماری یہ دعا درجہ قبولیت کو پہنچے اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے مذہب و ملت کے لحاظ سے بھی اور دیگر مذاہب سے تعلقات کے لحاظ سے بھی امن کی زندگی گزار سکیں۔

To Err is Human

To err is mine, forgiving, Thine
I slip, You hold my hand
Whene'er I do a little of good
It works as magic wand

You do not like my going wrong
If ever you see, I do
You pull me back to good and right
My Lord, how nice of You

I want to give my hand in Yours
And never to go astray
To do some good and then go wrong
'Tis not the proper way

You let me be and do the good
And keep me on the right
My erring nature should not lack
Your guidance and Your light.

SONGS OF THE SOUL

انسان خطا کا پتلا ہے

میرا کام خطا کاری ہے
اور تیرا کام مجھے معاف کر دینا
میں پھسلتا ہوں
تو میرا ہاتھ پکڑ لیتا ہے
جب میں ذرا سی بھی اچھائی کرتا ہوں
تو یہ میرے لئے ایک جادو کی چھڑی بن جاتی ہے

تو نہیں چاہتا کہ میں غلط راستے پر چلوں
اگر کبھی تو دیکھے کہ میں غلط راستے پر چل رہا ہوں
تو میرا ہاتھ پکڑ کر تو کھینچ لیتا ہے
اور مجھے اچھائی کرنے اور سیدھے راستے پر ڈال دیتا ہے
اے میرے آقا یہ تیری کتنی اچھی بات ہے

میں اپنا ہاتھ تیرے ہاتھ میں دینا چاہتا ہوں
اور نہیں چاہتا کہ کبھی بھٹک جاؤں
کچھ تھوڑی سی نیکی کرنے کے بعد اگر غلط راستے پر چلا جائے
تو یہ بات ہرگز درست نہیں ہے

تو مجھے اچھا بنا دے
اور اچھے کام کرنے دے
اور مجھے سیدھے راستے پر رکھ
میری غلط کار فطرت تیری رہنمائی سے اور تیری روشنی سے کبھی محروم نہ ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران سے روسی سائنسدان واپس بلانے کا مشورہ

امریکہ نے ایران کے خلاف جو عالمی مہم شروع کر رکھی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ایران کو عالمی برادری میں تنہا کر دیا جائے چنانچہ پہلے تو امریکہ نے روس پر سخت دباؤ ڈلوا کر اس سے ایٹمی ری ایکٹر کی تنصیب کا معاہدہ واپس لے لیا حالانکہ اس معاہدے پر روس بار بار اپنے سخت موقف کا اعلان کر چکا تھا کہ وہ ایران سے یہ معاہدہ منسوخ نہیں کرے گا۔ لیکن امریکہ کے سخت دباؤ کے آگے بورس یلسن ٹھہر نہ سکے اور اپنے بار بار کے اعلان کردہ معاہدے کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

اب امریکہ نے اس دباؤ میں مزید اضافہ کرتے ہوئے روس کو کہا ہے کہ وہ ایران سے اپنے ایک سو اعلیٰ مرتبہ کے سائنس دان واپس بلا لے۔

سوویت روس کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد روس کے اعلیٰ مرتبہ کے سائنس دانوں، خصوصاً ایٹمی توانائی کے ماہر سائنس دانوں کی ایک بڑی تعداد بے روزگار ہو گئی۔ دنیا کے بہت سے ممالک نے ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا۔ ایران بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جس نے اپنے ملک میں ایٹمی توانائی کو ترقی دینے کے لئے روسی سائنسدانوں کو بھاری معاوضوں پر نوکری دی۔ امریکہ کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے سائنس دانوں کی تعداد ۱۰۰ ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ ان سائنس دانوں کی موجودگی سے ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی حاصل ہو سکتی ہے اور ان کی مدد سے وہ اپنا ایٹمی پروگرام کسی دوسرے ملک کی مدد کے بغیر خود مکمل کر سکتا ہے۔

روس نے امریکہ کو آگاہ کیا ہے کہ اس وقت ایران میں ۱۵۰ کے قریب ٹیکنیشن اور انجینئر موجود ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ روسی سائنسدان ایران کے بوشہر میں ایک ایٹمی کمپلیکس کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں۔

امریکہ کے ترجمان نکولس برنز نے کہا ہے کہ امریکہ ہر قیمت پر ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول سے روکنا چاہتا ہے۔ مسٹر برنز نے یہ بھی بتایا کہ ایرانی طلباء کو امریکی یونیورسٹیوں میں ایٹمی ٹیکنالوجی پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

امریکہ کے دباؤ کے تحت جرمنی، جاپان، برطانیہ فرانس اور کینیڈا نے بھی امریکہ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم نہیں کریں گے۔ امریکہ کا الزام ہے کہ ایران دنیا میں سب سے زیادہ دہشت گردی کو فروغ دینے والا ملک ہے۔

☆ O ☆

ایران امریکہ میں جنگ کا خطرہ

برطانیہ کے ایک جریدے انٹیلی جنس ریویو نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان سرد جنگ جلد ہی خونریز جنگ میں بدل جائے گی۔ جریدے نے لکھا ہے کہ امریکہ کی طرف سے ایران کے خلاف تجارتی پابندیاں عائد کئے جانے سے دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی اب خطرناک سرحدوں کو چھونے لگی ہے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان بداعتمادیوں کی جو فضا پیدا ہو رہی ہے وہ کسی بھی وقت خونیں تصادم میں بدل سکتی ہے۔ اس وقت خلیج میں امن وامان کی صورت حال تناؤ میں بدل چکی ہے۔ امریکہ ہر صورت میں ایران کو ایٹمی طاقت بننے سے روکنا چاہتا ہے اور ایران کو عالمی دہشت گردی کی سزا دینا چاہتا ہے۔ برطانوی جریدے نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی بتایا ہے کہ ایران اپنی فوجی طاقت اور اسلحہ میں زبردست اضافہ کر رہا ہے۔

☆ O ☆

عراق کی طرف سے کویت کو دوستی کی پیشکش

عراق کے وزیر خارجہ محمد سعد الصحاف نے پیشکش کی ہے کہ ان کا ملک کویت اور دیگر تمام خلیجی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کو تیار ہے۔ لیکن ان ممالک کی طرف سے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا جائے۔ سعودی روزنامہ الحیات کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم بغیر کسی استثناء کے تمام خلیجی ریاستوں سے تعلقات کے نئے دور کا آغاز کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر یہ ملک مفاہمت کی راہیں تلاش کرنے کے خواہش مند ہوں تو ہم بھی تیار ہیں۔

سعودی عرب کے اخبارات عموماً صدر صدام کے انٹرویو یا تقاریر کی خبریں شائع نہیں کرتے اور اسے ایک برائی سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح سے خلیج کے دیگر ممالک میں بھی صدر صدام کو کوریج نہیں دی جاتی۔

عراق کے کویت پر حملے کے بعد کویت کے علاوہ متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، اور بحرین نے عراق سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر لئے۔ قطر نے ۱۹۹۲ء میں یہ تعلقات دوبارہ بحال کر لئے تھے جبکہ اومان نے خلیجی جنگ کے دوران بھی تعلقات بحال رکھے تھے۔

عراق کے اوپر جو اقتصادی پابندیاں عائد ہیں ان کو ہٹوانے کے لئے عراق ہر قسم کی کوششیں کر رہا ہے۔ اس سے پہلے عراق نے کویت کی آزادی اور خود مختاری کو تسلیم کیا تھا۔ اور اب وہ خلیجی ممالک سے بھی دشمنی کا باب بند کرنا چاہتا ہے۔

زراعت کالم

زمین کی زرخیزی کی بحالی

سید ظہور احمد شاہ

پاکستان میں دو فصلی کاشت اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی کوششوں کے نتیجہ میں ہماری زمینوں کی زرخیزی میں کمی آ رہی ہے۔ جس کا مداوا کسان بھائی زیادہ کیمیائی کھادوں کے استعمال سے کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح دن بدن زیادہ کیمیائی کھادوں کے استعمال کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ زیادہ کھادوں کے استعمال کے ساتھ زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ نہر کا پانی اکثر کافی نہیں ہوتا اس لئے اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ٹیوب ویل کا سہارا لیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کا زیر زمین پانی اکثر کھارا ہے۔ اس لئے اس پانی کی زیادتی بھی زمین کی زرخیزی کو کم کرنے میں ممد ہوتی ہے۔

زمینوں کی پیداواری صلاحیت میں مسلسل کمی ہماری زراعت کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ جس کو اگر حل نہ کیا گیا تو پیداوار کا گراف گھٹتا چلا جائے گا۔ اور اس سے نہ صرف زمینداروں کی حالت مزید پتلی ہوتی جائے گی بلکہ ملکی معاشیات کو بھی ازحد نقصان پہنچے گا۔

اراضی کی زرخیزی کی کمی کی دوسری وجہ یہ ہے کہ دو فصلی کاشت کا رواج عام ہے۔ ایسا کرنے سے بھی پانی کی ضرورت بڑھ جاتی ہے جو کہ ٹیوب ویلوں سے پوری کی جاتی ہے چاہے پانی ناقابل آب پاشی ہی کیوں نہ ہو۔ اسی سلسلے میں تیسری وجہ کھادوں کے زیادہ استعمال کے علاوہ کھادوں کا غلط استعمال بھی ہے۔

بہرحال یہ ایک بہت ہی ضروری قابل غور امر ہے کہ زمین کی زرخیزی کو کس طرح بحال کیا جائے اور قائم رکھا جائے۔ اور کس طرح زمین کی زرخیزی کو کم ہونے سے بچایا جائے۔ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ جس پر نہ صرف حکومت بلکہ زمینداروں کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ زمین ہی ان کا اثاثہ ہے اگر وہ اس اثاثہ کو ہی ضائع کر دیں گے تو پھر ان کے پاس باقی کیا بچے گا۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ ہماری زرعی ضروریات بوجہ اضافہ آبادی روز بروز بڑھ رہی ہیں اور اس کے مقابلہ میں ہماری زمینوں کی پیداواری صلاحیت میں روز بروز کمی آ رہی ہے۔

پس زمیندار بھائیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زمینوں کا تجزیہ کرائیں اور اس تجزیہ کے نتائج کے مطابق اس کی زرخیزی کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ ہماری زمینیں عام طور پر قلوی مزاج کی ہوتی ہیں۔ جن کو جپسم وغیرہ سے بہتر بنایا جا سکتا ہے اور دوسرے یہ کہ اپنی زمین کی حالت کے مطابق فصل ڈھونڈنے کی کوشش کریں۔ سبز کھاد اور حتی المقدور گوبر وغیرہ کی کھاد کا استعمال بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثر و بیشتر زمین کی قدرتی ساخت کسی خاص فصل کے لئے موزوں ہوتی ہے دیگر غیر موزوں فصل کی کاشت اس میں خسارہ کا باعث ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی فصل لگائیں جو زمین کی طبعی حالت کے مطابق ہو اس سے آپ کو فائدہ ہو گا۔ اور زمین بھی کمزور نہیں ہو گی۔ ایک ہی فصل کی مسلسل کاشت بھی زمین کی زرخیزی کو متاثر کر سکتی ہے۔

غیر موزوں آلات جو زراعت کے عمل میں استعمال کئے جاتے ہیں وہ بھی زمین کی زرخیزی کی بحالی کے خلاف ایک غلط عمل ہے۔ جس سے پرہیز لازم ہے۔

مختصراً زرخیزی زمین کے عمل کو مثبت رنگ میں جاری رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر توجہ دی جانی چاہئے۔

۱۔ ہر سال زمین کی تیاری کے وقت آپ کی زمین کی قلوی حالت کے مطابق جپسم کا استعمال کیا جائے۔

۲۔ اپنی زمین کا مسلسل جائزہ لیتے رہیں کہ اس میں ضروری اجزائے خوراک مثلاً فاسفورس نائٹروجن پوٹاش زنک بوریکس اور ایسے ہی دیگر نمکیات میں سے کسی کی کمی تو نہیں اور پھر تجزیہ کے مطابق کھادوں کا مناسب استعمال کریں۔

۳۔ پھلی دار اجناس بطور فصل یا سبز کھاد یا بطور چارہ اجناس برسیم یا لوسن وغیرہ ضرور کاشت کریں اور اس کے بعد اصل فصل لیں۔

۴۔ تحفظ نباتات کا جدید انداز اپنائیں۔ اس عمل کے لئے بے حد محتاط انداز میں محفوظ زرعی ادویات استعمال کریں۔ صحیح وقت اور صحیح طریق کار کا تعین ماہرین سے مل کر کریں۔ حتی الامکان پری تھرائیڈ اور کلوری نیٹڈ ادویات سے گریز کریں۔

۵۔ کم از کم ہر دوسری فصل میں لازمی طور پر گوبر کی کھاد کا استعمال کریں۔

۶۔ زمین کے مزاج کے مطابق فصل کی کاشت کریں یا اگر ضرور اپنی مرضی کی فصل کاشت کرنی ہے تو اس فصل کے مطابق زمین کے مزاج میں تبدیلی کی کوشش کریں۔

۷۔ فصل کے تمام ترباقیات کو ہر صورت میں زمین میں دبانے کی کوشش کریں۔

۸۔ پودے اور زمین کی زبان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر۔ ایم اے (ابلاغیات)

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہی نہیں بلکہ اس سے جہاں آپ اپنی صحت کی ضمانت دے سکتے ہیں وہاں کھیلوں کو فروغ دے کر آپ ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں ممد و معاون بن سکتے ہیں۔ جسمانی نشوونما میں کھیل اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں جو ہمارے لئے قابل تقلید ہیں۔

کھیلوں کی دنیا کے اہم واقعات کی خبریں ہدیہ قارئین ہیں:۔

باکسنگ:۔ جرمنی کے شہر برلن میں آٹھویں عالمی غیر پیشہ وارانہ باکسنگ کے مقابلے ہوئے جن میں کیوبا نے اپنی برتری قائم رکھی۔ میڈل لسٹ کے لحاظ سے کیوبا چار گولڈ میڈل، ۲ چاندی کے اور ۳ کانسی کے تمغوں کے ساتھ سرفہرست رہا۔ بلغاریہ، رشیا اور رومانیہ نے دو دو گولڈ میڈل جیتے جرمنی نے ایک گولڈ میڈل، ایک چاندی اور آٹھ کانسی کے تمغے لئے ایک گولڈ میڈل امریکہ نے جیتا۔ اب تک ہونے والے آٹھ مقابلوں میں ۷ بار کیوبا سرفہرست رہا ہے اگرچہ کیوبا نے گذشتہ بار آٹھ گولڈ میڈل جیتے تھے لیکن اب بھی چار گولڈ میڈل کے ساتھ سرفہرست ہے۔

ٹینس: (ا) اٹالین اوپن کے عورتوں کے فائنل میں وبلڈن چیمپئن سپین کی کونچیٹا مارٹینز (Martinez) نے سانچز ویکاریو کو ہرا کر اٹالین اوپن ٹائٹل جیت کر اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کرلی۔

(اا) ہمبرگ میں ہونے والی جرمن اوپن کے فائنل میں یوکرائن کے آندری میدوے دو Medvedev نے کروشیا کے اوانے سوک (Ivanisevic) کو ہرا کر جرمن اوپن ٹائٹل جیت لیا۔

(ااا) ٹینس کی نئی ورلڈ رینکنگ جاری کی گئی ہے جس کے مطابق مردوں کی عالمی ترتیب یوں ہے: آندرے آگاسی۔ امریکہ (۲) پیٹ سمپراس۔ امریکہ۔ (۳) بورس بیکر۔ جرمنی (۴) اوانے سوک۔ کروشیا (۵) مائیکل چانگ۔ امریکہ جبکہ سپین کا سرگئی بروگیرا ساتویں اور امریکہ کا جم کوریئر تیرہویں نمبر پر ہے۔

عورتوں کی عالمی ترتیب یوں ہے:۔ (ا) سانچز ویکاریو۔ سپین (۲) سٹیفی گراف۔ جرمنی (۳) میری پائیرس۔ فرانس (۴) کونچیٹا مارٹینز۔ سپین (۵) یانا نووتنا۔ چیک (۶) ڈیون پورٹ۔ امریکہ (۷) گبریلا سباطینی۔ ارجنٹائن (۸) کیمکو ڈیٹ۔ جاپان۔

فٹ بال: فٹ بال کی عالمی فیڈریشن فیفا (FIFA) کی طرف سے ممالک کی عالمی رینکنگ جاری ہوئی ہے جس کے مطابق ان کی ترتیب یوں ہے۔

(ا) برازیل (۲) اٹلی (۳) سپین (۴) ناروے (۵) جرمنی (۶) سویڈن (۷) ہالینڈ (۸) ارجنٹائن (۹) میکسیکو (۱۰) ریپبلک آف آئرلینڈ۔

کرکٹ: پاکستان کے مایہ ناز سٹار کھلاڑی سابق کپتان ۴۲ سالہ عمران خان نے انگلستان کے ایک ارب پتی یہودی تاجر سر جیمز گولڈ سمتھ کی ۲۱ سالہ بیٹی جمیما گولڈ سمتھ سے شادی کرلی ہے۔ جمیما جس نے اسلام قبول کرلیا ہے اور اس کا اسلامی نام حائقہ رکھا گیا ہے۔ نکاح کی تقریب فرانس کے شہر پیرس کے اسلامک سنٹر میں ہوئی۔ عمران خان کی شادی پر پاکستان اور مغرب میں مختلف لوگوں کی طرف سے مختلف تبصرے ہوئے ہیں۔ اخبارات میں یہ شادی نمایاں شہ سرخیوں کے ساتھ ان کی زینت بنی ہوئی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۵۴ میں اریبہ خانم بنت مولوی محمد جی صاحب قوم قریشی پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۲۴ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (ا) طلائی انگوٹھی وزنی ۳ گرام مالیتی بارہ سو روپے (۲) مکان نمبر ۱۵/۲۴ برقبہ پندرہ مرلہ واقع دارالرحمت شرقی (ب) مالیتی چار لاکھ روپے (۳) زرعی زمین برقبہ ۳ کنال ساڑھے سترہ مرلہ واقع احمد نگر مالیتی ایک لاکھ دس ہزار روپے (۴) ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس مالیتی سات لاکھ روپے (۵) نقد موجود چھیانوے ہزار پانچ صد چالیس روپے اس وقت مجھے مبلغ اٹھارہ صد روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ پچاس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اریبہ خانم بنت مولوی محمد جی صاحب ۱۵/۲۴ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد رفیع خان شہزادہ سیکرٹری اصلاح وارشاد دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر ۲ نذیر احمد باجوہ محلہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۵۵ میں نذیر بیگم زوجہ سعید احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن ۵/۲ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر پندرہ ہزار روپے اور طلائی کانٹے اور کو کا وزنی ایک تولہ مالیتی پانچ ہزار روپے کل جائیداد بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیر بیگم ۵/۲ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴ سیکرٹری مال فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۲ عطاء اللہ مجیب وصیت نمبر ۲۸۷۱۹۔

مسل نمبر ۳۰۰۵۶ میں عنایت بیگم بیوہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کوٹ مرزے جان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (ا) زرعی زمین ۹ کنال مالیتی ایک لاکھ روپے اور ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی اندازاً چار ہزار سات سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۱۴۰۔۴۰ روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۱۲۰۰۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عنایت بیگم بیوہ چوہدری محمد شریف صاحب ساکن کوٹ مرزے جان ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ عبدالرحمان وصیت نمبر ۲۲۶۷۸ ولد چوہدری محمد شریف صاحب گواہ شد نمبر ۲ عبدالرحمان وصیت نمبر ۲۲۸۲۲ ولد چوہدری محمد طفیل۔

مسل نمبر ۳۰۰۵۷ میں بشارت احمد بٹ ولد محمد صدیق صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جا کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار دو سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد C/O رمضان کریانہ سٹور مین بازار شورکوٹ کینٹ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر ۱ رانا شرافت علی وصیت نمبر ۲۸۶۱۲ گواہ شد نمبر ۲ مجید احمد وصیت نمبر ۱۸۰۱۸۔

مسل نمبر ۳۰۰۵۸ میں نذیر بیگم بیوہ میاں خان چیمہ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (ا) ترکہ والد صاحب تقریباً ۳۸ کنال واقع موضع کھیوے والی ضلع گوجرانوالہ مالیتی دو لاکھ روپے (۲) ترکہ خاوند تقریباً ۶۰ کنال واقع موضع دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ پندرہ سال قبل بیٹے کو ہبہ کر دیا۔ (۳) ترکہ خاوند پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع موضع دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ جو پندرہ سال قبل بیٹے کو ہبہ کردیا۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیر بیگم بیوہ میاں خان چیمہ ساکن دلاور چیمہ P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ محمود احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ محمد حسین صدر جماعت احمدیہ دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ۔

بقیہ صفحہ ۱

تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

(از خطبہ ۲۔ دسمبر ۱۹۲۱ء)

☆ "کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں (یعنی واقفین نو) کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- مئی- 1995ء
گرمی کا احساس دوبارہ ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ کراچی نہ تو ہانگ کانگ بنے گا اور نہ یہاں امریکی فوج اترے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ایک پہلو میں اپوزیشن لیڈر اور دوسرے میں وزیر اعظم بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ بلکہ میرے بغیر بھی مل بیٹھیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کثیر جہتی مسئلہ ہے راتوں رات اس کا حل نہیں تلاش کیا جا سکتا۔ کراچی کی دہشت گردی میں ایک نہیں کئی پارٹیاں ملوث ہیں۔ ایم کیو ایم واقعی نمائندہ جماعت ہے تو اسے قیام امن میں مدد دینی چاہئے۔ کراچی کے مسئلہ کا سیاسی حل ہو بھی جائے تو وہاں جرائم پیشہ کلچر درست کرنے میں وقت لگے گا گذشتہ دنوں کراچی میں جو واقعات ہوئے اس میں "را" کا بھی ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شور و غوغا جمہوریت کا حصہ ہے لیکن یہ اکھاڑ پچھاڑ میں بدل جائے تو ماحول خراب ہو جاتا ہے۔

○ کراچی میں ہنگاموں کے نتیجہ میں الطاف حسین سمیت متعدد رہنماؤں کے خلاف نئے مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔

○ لاہور میں ایک سو کے قریب سابق کونسلر نعرے لگاتے ہوئے کارپوریشن کے احاطے میں داخل ہو گئے اور کارپوریشن کا چارج لینے کا مطالبہ کیا تاہم لاہور سمیت کئی شہروں میں سابق بلدیاتی سربراہ چارج نہ لے سکے۔ انہوں نے حکومت کے خلاف قانونی کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ راولپنڈی اور ملتان میں بھی ایسی ہی کوششیں کی گئیں۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے نواز شریف فیملی کے خلاف مقدمے غیر دانشمندانہ ہیں۔ اپوزیشن محب وطن ہے کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں آنے والی تھی۔ لیکن وزیر داخلہ کے افسوسناک اور بے وقت بیان نے حالات بگاڑ دیئے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ اسیر ارکان کا معاملہ عدالت میں لے جانے سے ایوان کی اتھارٹی کو نقصان پہنچے گا۔ حکومت رولنگ کے بارے میں اپنی کمٹ منٹ کے باوجود نظر بندوں کو ایوان میں نہیں لا رہی۔ اپوزیشن سینٹ سے واک آؤٹ کر گئی۔

○ اتفاق گروپ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں مقدمات کی سماعت کے دوران مسلم لیگ (ن) کے کارکنوں کو ہائی کورٹ سے نکالنے کے لئے پولیس نے دوبار لاٹھی چارج کیا۔ حکومت اور عدالتوں کے خلاف کارکن نعرے بازی کرتے رہے اور بد دعاؤں کا ورد کر کے عدالت کی طرف پھونکتے رہے۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ چرار شریف کے سانحہ کے بعد پیدا ہونے والی کشیدگی کے موقع پر پاکستان اور بھارت نے بڑی طاقتوں کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے۔ اس سانحہ کے بعد سلامتی کونسل کے مستقل ارکان نے پاکستان اور بھارت کے ساتھ سفارتی روابط قائم کر کے علاقے کی صورت حال پر اپنی فکر مندی کا اظہار کیا تھا۔

○ امریکی باشندوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۳۰- مئی تک کراچی چھوڑ دیں۔ کراچی میں گذشتہ روز بھی فائرنگ سے دو شخص ہلاک اور ۵- زخمی ہوئے۔ ۵- گاڑیاں جلا دی گئیں۔ موبائل پولیس پر بھی حملہ کیا گیا۔ متعدد علاقوں میں تجارتی مراکز بند رہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے صدر اور آرمی چیف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مہاجروں کی نسل کشی کا عمل بند کرائیں انہوں نے بتایا کہ رینجرز اور پولیس کے اہلکار ڈیتھ سکواڈ کا روپ دھار چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ ہر فرد اپنے خاندان پر ہونے والے مظالم کا حساب لینے کے لئے میدان عمل میں آجائے گا۔

○ امریکہ نے بھارت کو یقین دہانی کرائی ہے کہ پاکستان کو ایف ۱۶ طیارے فراہم نہیں کئے جائیں گے۔ بھارت نے کہا تھا کہ اگر پاکستان کو طیارے دیئے گئے تو بھارت کو بھی فوجی قوت میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر پرتاب مکرجی آج کل امریکہ کے دورے پر ہیں۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے بتایا ہے کہ ایم کیو ایم کے دہشت گردوں کی فہرست ایم کیو ایم کے حوالے کر دی گئی ہے مگر وعدے کے باوجود ایم کیو ایم نے ان دہشت گردوں کو پولیس کے حوالے نہیں کیا۔

○ سانحہ چرار شریف کے بارہ روز بعد سری نگر اور مقبوضہ کشمیر کے دیگر شہروں میں معمولات زندگی بحال ہو گئے۔

○ پنجاب میں کلرکوں نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کی اور دفاتر کی تالہ بندی کر دی۔

○ لاہور میں کوئین میری کالج کے سامنے دن دہاڑے چمڑے کے معروف تاجر ظفر اقبال کو ہلاک کر کے ان سے لاکھوں روپے لوٹ لئے گئے۔ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ان کی گاڑی کو بھی نقصان پہنچا۔ اس گاڑی کی قیمت ۱۵ لاکھ ہے۔

○ بلوچستان کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ اگلے سال میں سوئی گیس کے ترقیاتی سرچارج ۶۰ فیصد کم ملیں گے اس وجہ سے صوبے کا بجٹ بنانا ممکن نہیں ہے۔ یہ بات وزیر خزانہ نے ہنگامی طور پر بلائی گئی ایک پریس کانفرنس میں کہی۔

○ پاکستان کرکٹ کے دو اہم کھلاڑیوں راشد لطیف اور باسط علی نے کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا تین ماہ پرانا فیصلہ پاکستان کے مفاد میں واپس لے لیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے اپنے خلاف نااہلی کا ریفرنس مسترد کر دیا ہے۔

○ بھارت کی طرف سے جنگ کی مسلسل دھمکیوں کی وجہ سے دفاعی بجٹ میں ۱۰ فیصد اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دفاعی بجٹ میں یکطرفہ کمی کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا ہے۔ وزارت خزانہ کے ذرائع نے کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے کئی گنا اضافے کی باوجود پاکستان کے دفاعی بجٹ میں یہ اضافہ تو محض افراط زر کی شرح کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

○ ملی یکجہتی کونسل نے ۲۷- مئی کی ہڑتال کے خاتمے کے لئے حکومت کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ کونسل کا کہنا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کے خلاف ہڑتال ضرور کی جائے گی۔

○ کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت کی افواج میں جھڑپیں ہونے کی خبر ملی ہے۔ بھارت نے کنٹرول لائن پر مزید فوج بھیج دی ہے۔ پاک فوج کے تمام افسروں اور جوانوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ٹیٹوال اور سماری میں بھارتی فوج نے شدید فائرنگ کی۔ پاک فوج نے بھرپور جوابی کارروائی کی۔ بھارت نے کنٹرول لائن پر اپنی نقل و حرکت میں اچانک اضافہ کر دیا۔ جنگ کی تیاریاں کی جارہی ہیں نئے مورچے بنا کر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اسلحہ پہنچایا جا رہا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے سینکڑوں کارکنوں کی گرفتاری ملکی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے۔

ضرورت مینجر / اکاؤنٹنٹ

ہمیں اپنے فارمز واقع ضلع عمرکوٹ سندھ میں ۲ مینجر اور ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار سندھی بولنا جانتے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ درخواست امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

ضیاء الرحمن معرفت دفتر وقف جدید - ربوہ

ضرورت خادم بیت

○ بیت اللطیف کے لئے سنگل مین خادم کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب صدر سے مل کر بالمشافہ طے کریں۔

(صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

مفید اور مؤثر دوائیں

تریاق اٹھرا : مرض اٹھرا کی اکسیر گولیاں جن کے باقاعدہ استعمال سے حمل محفوظ رہتا ہے ۔ /200 مکمل کورس
نور نظر : اولاد نرینہ کے لئے مفید ترین گولیاں۔ بہت تجربہ اور فائدہ کی چیز ہے۔ مکمل کورس /625
زدجام عشق : مشہور عالم گولیاں جو تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہیں۔ 30 گولیاں /300
اکسیر معدہ : پیٹ درد۔ بدہضمی۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ بھوک نہ لگنا اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ /10 /20
قند شفاء۔ جوشاندے کا انسٹنٹ پاؤڈر۔ انفلوئنزا۔ نزلہ۔ زکام اور سر درد میں مفید /15
حب سعال : گلے کی خراش اور کھانسی کیلئے بہترین گولیاں /10
اکسیر نونہال : (شربت) بچوں کے پیٹ کی صفائی۔ ازالۂ قبض اور معدہ و جگر کی اصلاح کیلئے بہت مفید ہے /15
سپاری پاک : سیلان الرحم (لیکوریا) کیلئے حیرت انگیز دوا /40

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ ننڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون : 254634

ناصر آباد۔ ربوہ میں

نہایت باموقع مکان برقبہ دس مرلہ سوئی گیس، بجلی، میٹھے پانی اور ٹیلیفون سے آراستہ نیز دس مرلہ کارنر پلاٹ برائے فوری فروخت۔

رابطہ: حمید الدین ۱۳۷۔ ناصر آباد۔ ربوہ۔ فون نمبر ۳۵۵